بعد یونیورسٹی کی طرف سے ایم۔ اے (ماجستیر) کے لیے براہِ راست منتخب ہوئے، جو یقیناً ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

۱۹۹۰ئہ میں یونیورسٹی کے مرکز شئون الدعوۃ نے انھیں برطانیہ کی جامع مسجد میں نمازِ تراویح میں قرآنِ پاک سنانے کے لیے بھیجا۔ اس دوران انھوں نے وہاں کی تہذیب کا نہ صرف بہ نظرِ غائر جائزہ لیا، بلکہ حرمین شریفین کی اسلامی تہذیب سے اس کا موازنہ کرتے ہوئے اپنے محسوسات، تاثرات، مشاہدات اور معلومات کو صفحۂ قرطاس پر بھی منتقل کر ڈالا — یوں زیرِ نظر کتاب معرضِ وجود میں آئی، جو کہنے کو تو ایک سفر کی رپورٹ ہے، مگر درحقیقت ایک بلند پایہ، تحقیقی، دعوتی اور اصلاحی کتاب ہے — کیوں کہ مؤلف نے ایک عالمِ دین ہونے کے ناطے سیر و سیاحت کا قرآنی پہلو

"قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ"

— اپنے پیشِ نظر رکھتے ہوئے حالات و واقعات کو دینی تناظر میں دیکھا اور اسلامی پیمانے سے ناپا ہے — اسی پر بس نہیں، اس سلسلہ کے اپنے افکار و نظریات کو انھوں نے کتاب و سنت کے دلائل سے مزین بھی کیا ہے، اور یہی بات اس سفرنامہ کو دیگر سفرناموں سے ممتاز کرتی ہے — زبان و بیان میں لطافت اور اسلوبِ تحریر میں چاشنی کی وجہ سے قاری دورانِ مطالعہ اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا اور کتاب ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

یہ سفرنامہ پڑھ لینے کے بعد مغربی تہذیب گویا دم توڑتی محسوس ہوتی ہے، جبکہ اسلام کی ابدی اور عالمگیر صداقتوں پر قاری کا ایمان مزید پختہ ہو جاتا ہے — دعاء ہے، اللہ تعالیٰ قاری صاحب کو اس کا اجرِ جزیل عطا فرمائے اور خدمتِ دینِ حقہ کی مزید توفیق بخشے۔

موجودہ مہنگائی کی مناسبت سے کتاب کی قیمت اگرچہ زیادہ نہیں، تاہم تبلیغی نقطۂ نظر سے اس میں کچھ رعایت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکیں۔

## مجلہ "طوبیٰ" گوجرانوالہ

زیرِ سرپرستی: محترمہ باجی زبیدہ امین پرنسپل جامعۃ البنات اہل حدیث کھوکھر (گوجرانوالہ)

مدیرہ: حافظہ قاریہ محترمہ کنیز فاطمہ — ضخامت: ۱۵۲ صفحات